

پریس ریلیز

استعماری پالیسیوں سے تباہ حال پاکستان کی معیشت کی بحالی کیلئے

اسلام کا انقلابی ایجنڈا

استعماری پالیسیوں کے نفاذ نے بیش بہا وسائل سے مالا مال پاکستان کی معیشت کا بھر کس نکال لیا ہے۔ تمام پیمانوں سے پاکستان کی ریاست اور عوام دیوالیہ ہونے کی دہانے پر ہے۔ پاور سیکٹر کا گردشی قرضہ ہو، یا بجلی کے بل، دونوں ہی ادائیگی کے قابل نہیں۔ پچھلے نوسالوں میں ٹیکس وصولی میں چار گنا اضافے کے باوجود ساڑھے آٹھ ہزار ارب کا وفاقی مالیاتی خسارے کا بجٹ ریاست کا منہ چھڑا رہا ہے۔ لوگ مسلسل اپنی بنیادی ضروریات تک پر کپیر ومانز پر مجبور ہیں۔ پچھلے دو سالوں میں 30 فیصد سے زائد سالانہ کی شرح مہنگائی، زرمبادلہ سے بھی خالی خزانہ، بے روزگاری، آئی ایم ایف کی غلامی اور مغربی ورلڈ آرڈر کے سامنے سجدہ ریز معیشت۔۔۔ پاکستان کی معیشت مغربی اکنامک ہٹ مین (Economic Hitmen) کے زرعے میں ہے، جس سے نکلنے کیلئے حزب التحریر پاکستان کے اہل اثر اور اہل قوت کے سامنے اسلام کا انقلابی ایجنڈا پیش کرتی ہے؛

(1) بے قیمت کاغذی نوٹوں (Fiat currency) کا خاتمہ اور سونے اور چاندی پر مبنی کرنسی کا اجراء بلا کسی روک ٹوک کے کرنسی چھاپنے کا خاتمہ کرتی ہے، جو افراط زر کی جڑ کاٹ دے گا۔ بین الاقوامی تجارت کو اس پر منتقل کرنے سے ڈالر کی بالادستی کا خاتمہ اور ایک ملک کی عالمی کرنسی پر اجارہ داری کا اسٹریٹیجک ایڈوانٹیج بھی ختم ہو جائے

گا۔ سونے و چاندی کی کرنسی مالیاتی خسارے کا خاتمہ، کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو محدود اور ملکی اور عالمی تجارت میں استحکام لے کر آئے گی۔ اسلام نے مختلف احکامات کی تفصیلات میں کرنسی کو صرف سونے اور چاندی کے ساتھ جوڑ رکھا ہے، مثلاً زکوٰۃ کا نصاب، قطعید کیلئے چوری کی مقدار کا تعین، دیت کی رقم، خزانہ بنانے کی ممانعت وغیرہ، جو واضح کرتے ہیں کہ اسلام کی کرنسی صرف سونا اور چاندی ہی ہے۔

(2) موجودہ نظام میں ہم صرف وفاقی قرضوں کے سود (debt servicing) کی مد میں تقریباً 10 ہزار ارب کا سود ادا کریں گے، دو ہزار ارب سے زائد بجلی کے کارخانوں کی کیسیسیٹی پیمنٹ کا بڑا حصہ سودی ادا بیگیوں پر مبنی ہے، کارپوریٹ قرضوں (Corporate Lending) کے سود وغیرہ نے معیشت کا بیڑا غرق کر کے رکھا ہوا ہے۔ اسلام کے احکامات اس معاملے میں جانے مانے اور قطعی ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) ہو کر اٹھیں گے جیسے کسی کو شیطان نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سود بھی تو تجارت کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو جائز کر دیا ہے اور سود کو حرام۔" (البقرہ: 275)۔ خلافت تمام ملکی اور بین الاقوامی سودی ادا بیگیوں کو یکسر مسترد کرے گی۔

(3) 'پرائیویٹ سیکٹرانج آف گروتھ ہے'، کے نیولبرل تصور کے نام پر ریاست کے کلیدی وسائل اور اربوں، کھربوں روپے کے انڈسٹریل یونٹ چند کمپنیوں اور سرمایہ داروں کو دینے نے ریاست کو غریب کر دیا ہے، جس کا نتیجہ دھڑا دھڑ ٹیکسوں، مالیاتی خسارے اور مزید سے مزید قرضوں کی شکل میں نکل رہا ہے۔ اسلام ملکیت عامہ کے اربوں ڈالر کے وسائل اور اس کی آمدن واپس ریاست کے کنٹرول میں لے آتا ہے، جس سے اہم ضروریات عوام کو سستے

داموں مل جاتی ہے اور اس سیکٹرز کی آمدن ریاست کا ٹیکسوں پر انحصار محدود کر دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛
 المسلمون شركاء في ثلاث الماء والكلاء والنار "مسلمان تین چیزوں میں شراکت دار ہیں: پانی،
 چراہ گاہیں اور آگ (توانائی)۔" (ابوداؤد)

(4) اسلام ٹیکسوں کے بارے میں اپنا منفرد نقطہ نظر دیتا ہے۔ عوام کی جان، عزت، آبرو کی طرح ان کے مال کی
 بھی حرمت ہے۔ جتہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ **إِن دماءكم وأموالكم حرام عليكم، كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا** "اے لوگو! تمہارا خون، تمہارا مال
 اور تمہاری عزت و ناموس اسی طرح ایک دوسرے پر حرام ہے جس طرح یہ دن (یوم قربانی) یہ مہینہ (ذی الحجہ) اور
 یہ شہر (مکہ مکرمہ) تم سب کے لیے قابل حرمت ہے۔" (صحیح مسلم)۔ زکوٰۃ، عشر، خراج، جزیہ جیسے ریاستی محصولات
 شرعی دلیل کی بنیاد پر جمع کئے جاتے ہیں اور اس کیلئے اسلام مکمل فریم ورک مہیا کرتا ہے۔ بغیر کسی شرعی دلیل کیلئے
 ریاست سمیت کسی کو بھی اس میں سے کچھ بھی لینے کا حق نہیں۔ پس اس اصول کی بنیاد پر جی ایس ٹی، VAT، ملکی
 تاجریہ کسٹم، ایکسائز، اسی طرح سرچارج، ود ہولڈنگ ٹیکس، سیس، انکم ٹیکس، کارپوریٹ ٹیکس یا دیگر بالواسطہ یا بلا
 واسطہ ٹیکس شرعاً حرام ہیں۔ شرعی دلیل کی بنیاد پر اسلام صرف چھ مخصوص صورت حال میں صرف صاحب ثروت
 لوگوں پر ان کی ضرورت سے زائد دولت پر ٹیکس لینے کی اجازت دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ **إِنَّ
 صَاحِبَ الْمَكْسِ فِي النَّارِ** "ٹیکس لینے والا دوزخ میں جائے گا۔" (احمد)

(5) مغربی نظام میں عوام کا پیسہ بینکوں، کیپیٹل مارکیٹس اور سٹاک ایکسچینج کے کمیزمز کے ذریعے جائینٹ سٹاک
 کمپنیوں کی شکل میں قائم بہت بڑی کمپنیوں میں سودی قرضوں یا Equity کے ذریعے منتقل ہوتا ہے، جس سے
 کثیر منافع چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ اسلام میں سود یا غیر اسلامی شراکت (Partnerships/)

companies) پر مبنی اس فنانسنگ اسٹرکچر کی کوئی گنجائش نہیں۔ بلکہ اسلام براہ راست شراکت کی پانچ اقسام تک (الانان، الابدان، مضاربه، وجوہ اور مفاوضہ) پارٹنرشپس کو محدود کر کے عملاً کثیر سرمایہ کاری کی محتاج انڈسٹری (capital intensive) میں ریاست کو سرمایہ کاری پر مجبور کرتا ہے۔ یوں ریاستی ملکیت کی حامل اس انڈسٹری کی آمدن بیت المال میں جمع ہوتی ہے اور ریاست کا ٹیکس پر انحصار ختم یا محدود ہو جاتا ہے۔

6) اسلام اسی طرح زراعت کے بارے میں بھی انقلابی ایجنڈے کا حامل ہے، جو پاکستان کی زراعت کو Turnaround کر سکتی ہے۔ بنجر زمین آباد کرنے پر ملکیت کے حصول کی پالیسی، تین سال زیر استعمال نہ لانے پر زمین کی الاٹمنٹ کی منسوخی اور مزارعت کے سسٹم کے خاتمے کا اسلام کا حکم زمینوں کی پیداوار بڑھانے، فوڈ سیکوریٹی، دولت کی تقسیم اور غربت کے خاتمے کا باعث بنے گی۔ یہ رہائشی زمینوں کی قیمتیں اور کرایوں میں بھی کمی کا باعث بنے گا۔ خلافت ان احکامات کو حکم شرعی کے طور پر نافذ کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **من احیا ارضا میتة فھی له** "جس کسی نے مردہ (بنجر، بے آباد) زمین کو زندہ کر لیا تو وہ اس کی ہوگی۔" (بخاری)

اسلام کے فقید المثال احکامات درآمدات و برآمدات، بجٹ، بنیادی ضروریات کی ضمانت، انٹیکمپول پر اپرٹی سمیت مختلف امور کا احاطہ کرتے ہیں، جو صرف خلافت کے نظام میں نافذ ہوتے ہیں۔ نیولبرل کپٹلزم اور سوشلزم کے بعض پیوند پاکستان کی معیشت کو دلدل تک لاکچے ہیں۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ اسلام کے اس ایجنڈے کو نافذ کیا جائے؟ اور کتنے لوگ بھوک، ننگ اور افلاس کی چکی میں پھنسیں گے؟ کب تک ہمارے بچے چلچلاتی دھوپ میں ایک پتکھے کی ہوا سے بھی محروم رہیں گے؟ کیا بہت نہیں ہوگئی؟ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكْلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ مِّنْهُمْ﴾ "اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو (اور کتابیں) ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل

ہوئیں ان کو نافذ کرتے تو ان پر رزق آسمان سے برستا اور زمین کے نیچے سے ابلتا۔" (المائدہ: 66)۔ حزب التحریر نے اپنی کتابوں میں ان تمام نکات کی تفصیلات پہلے ہی پیش کر رکھی ہے۔ تو آگے بڑھیں اور اس کے نفاذ کیلئے حزب التحریر کا ساتھ دیں۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس